

GILLETTE & L'ORÉAL, WOMEN USA

VOL. III

Kentucky • Louisiana • Maine • Maryland
Massachusetts • Michigan • Minnesota • Mississippi



FERDINANDO FREGA

GILLETTE & L'ORÉAL, WOMEN USA — VOL. III

L'ORÉAL THROUGH GILLETTE · 08

کینیڈا، لوزیانا، مین، میری لینڈ، میساچوسٹس، مشی گن، مینیسوتا،
مسیسیپی۔ امریکی سفر کا تیسرا مرحلہ، اوہائیو کی وادی سے ڈیلٹا تک۔

باب صفر — مشترک آغاز

یہ ابتدائی باب *Women of the United States* کی چھ کی چھ جلدوں
میں مشترک ہے۔ اسے یہاں پورا دیا گیا ہے، اور سمیٹ کر رکھا گیا ہے تاکہ
سلسلہ بغیر تکرار کے ترتیب سے پڑھا جا سکے۔

باب صفر

یہاں دنیا کوئی خطہ نہیں: ایک حد ہے۔ قطب شمالی خوش آمدید نہیں
کہتا، معاف نہیں کرتا، غلطی کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ سفیدی ایک
مطلق ہستی کی طرح راج کرتی ہے، خاموش اور بے حافظہ۔ درجہ حرارت
کوئی موسمیاتی عدد نہیں: ایک شکاری ہے۔ رات مہینوں چلتی ہے، خیالات
کو کچل دیتی ہے، لوگوں کے خدوخال بگاڑ دیتی ہے، اُن کا ارادہ نگل جاتی
ہے۔

بستیاں کم ہیں، چھوٹی اور بند۔ انوٹ، یوپک، آرکٹک کی قومیں وہاں رہتی
ہیں جہاں کوئی رہنا پسند نہ کرے۔ یہاں ہر فرد گروہ کی بقا کے لیے ضروری
ہے۔ اگر تم کام کے نہیں تو بوجھ بن جاتے ہو۔ اور جو بوجھ بن جاتے ہیں وہ
خاموشی میں، برف میں، ایک ایسے ماحول کی منطق میں غائب ہو جاتے
ہیں جو کوئی رعایت نہیں کرتا۔

سائنسی مراکز ایک اور طرح کی ٹھنڈک لے آتے ہیں: درجہ بندیوں کی۔ یہاں
عورت کم ہی دکھائی دیتی ہے، ایک بے قاعدگی جسے ڈھلنا ہے یا ہار جانا
ہے۔

اس جگہ "گمشدگی" کا تصور موجود ہی نہیں۔ صرف سفیدی ہے جو سب کچھ مٹا دیتی ہے۔

انوٹ اور یوپک عورتیں

آرکٹک کی لڑکی کو لاڈ نہیں کیا جاتا: تیار کیا جاتا ہے۔ وہ جلد ہی سردی، اندھیرے اور بھوک کو سہنا سیکھ لیتی ہے۔ اُسے قبیلے کے کام کا بننا ہے، کیونکہ یہاں شناخت ذاتی نہیں ہوتی۔ وہ کام سے بنتی ہے۔ عورت خاندان اور برادری کا بوجھ اٹھاتی ہے: کھانا، آگ، بچے، کھالیں، دیکھ بھال۔ کوئی حقوق کی بات نہیں کرتا۔ کوئی نزاکت کی بات نہیں کرتا۔ افسردگی موجود ہے، مگر اُس کا کوئی نام نہیں۔ تشدد موجود ہے، مگر اُس کا کوئی گواہ نہیں۔

سائنسی مراکز کی عورت

پڑھی لکھی، قابل، نظم و ضبط کی عادی۔ وہ محققہ، تکنیکی ماہر اور ڈاکٹر بن کر آتی ہے۔ جلد ہی جان لیتی ہے کہ قطب شمالی ڈگریوں کو نہیں مانتا۔ یہاں صرف ذہنی سختی کی قدر ہے۔ مردانہ درجہ بندیوں اُس پر حاوی رہتی ہیں، اور کمزوری کی ہر علامت کو کمزوری ہی سمجھا جاتا ہے۔ یہ ایسا ماحول ہے جہاں طاقت کافی نہیں: انتہائی ضبط نفس درکار ہے۔

مغربی "باہر کی" عورت

آزادی میں پلی بڑھی، وہ یہ سمجھ کر آتی ہے کہ سردی کو فتح کر لے گی۔ مگر یہ جگہ اُسے توڑ دیتی ہے: تنہائی، تنگ جگہیں، نہ ختم ہونے والی خاموشیاں۔ مراکز برادریاں نہیں، مشینیں ہیں۔ اور مردوں کی بنائی ہوئی مشین کے اندر عورت کو غائب نہ ہونے کے لیے لڑنا پڑتا ہے۔

دنیا کے کنارے تک کا سفر

میرا پڑوسی انتونیو، جسے سب نینو کہتے تھے، برسوں سے نارتھ کیپ کی، آدھی رات کے سورج کی، اندھیرے کے بغیر مہینوں کی باتیں کرتا آیا تھا۔ یہ ایک خواب تھا جو اُس نے جیب میں سنبھال رکھا تھا، کسی ناممکن چیز کی طرح۔ مئی کی ایک صبح میں نے اُس کی گھنٹی بجائی اور صرف اتنا کہا: "سوٹ کیس باندھ لو۔ میں ایک گھنٹے میں واپس آؤں گا۔ ہم 30 دن میں

لوٹیں گے۔" اُس نے حیران، خوش ہو کر مجھے دیکھا۔ اُس کی بیوی نے فکر مند ہو کر پوچھا کہ ہمارا ارادہ کیا ہے۔ "ایک خواب کا پیچھا،" میں نے جواب دیا۔ ہم گاڑی میں بیٹھ گئے۔ ہماری بیویوں نے ہمیں یوں دیکھا جیسے ہم پاگل ہوں۔ مگر یہ سفر حقیقی تھا۔ نینو سوالوں سے بھرا ہوا تھا۔ "ہم کہاں جا رہے ہیں؟ کتنے پیسے ساتھ لوں؟" "آرام سے،" میں نے کہا۔ "ہم 54 گھنٹوں میں پہنچ جائیں گے۔ صرف 5000 کلومیٹر۔ ہم نئی Range Rover میں ہیں۔ سفر کا مزہ لو۔"

ہر 300 کلومیٹر پر مجھے رکنا پڑتا: وہ مجھ سے بارہ برس بڑا تھا، اُس کی اپنی رفتار تھی۔ میرے پاس پانی اور مشروبات تھے؛ اُس کے پاس کافی اور جسمانی حاجتیں۔ اور ہم جتنا آگے بڑھتے، وہ اتنا ہی اپنی زندگی کی باتیں کرتا۔ ایسی باتیں جو اُس نہ ختم ہونے والی سڑک کے بغیر میں کبھی نہ جان پاتا۔

گاڑی میں اکیلے دو مرد، ہمیشہ عورتوں کی باتیں کرتے ہوئے۔ وہ اپنی بیوی کے سوا کسی کو جانتا ہی نہ تھا۔ میں ہنس پڑا۔ میں نے اُسے تسلی دی: "ہم بھی ایسے ہی ہیں۔"

اُس نے پوچھا کہ 60 گھنٹے گاڑی چلاتے ہوئے میں ہوش میں کیسے رہ لیتا ہوں۔ میں نے اُسے روس کا قصہ سنایا، جب 22 برس کی عمر میں میں نے ایک ایسی عورت سے ملنے کے لیے 51 گھنٹے گاڑی چلائی تھی جسے میں کبھی ملا نہیں تھا۔ "فاصلے حد نہیں ہوتے،" میں نے اُس سے کہا، "بہانے ہوتے ہیں۔ میرے پاس کبھی کوئی بہانہ نہیں رہا۔"

سفیدی میں آمد

ہم ناروے میں داخل ہوئے۔ سڑک کنارے ایک ہوسٹل۔ گاڑی وہیں چھوڑ کر ہمیں سلیج پر آگے جانا تھا۔

گائیڈ سر سے پاؤں تک ڈھکی ہوئی تھی، ناقابل رسائی۔ جب اُس نے عینک اتاری تو مجھے پتا چلا کہ وہ عورت ہے۔ ایک نارویجن عورت، خاموش، دو ٹوک، برفیلی۔ نینو سلیج کے بیچ میں، وہ آگے، اور میں، 190 سینٹی میٹر کا، سب سے پیچھے۔

ابھی دن کی روشنی تھی۔ میری گھڑی وقت بتا رہی تھی، مگر یہ نہیں بتا رہی تھی کہ رات ہے یا صبح۔ یہ آدھی رات کا سورج تھا۔ ہم نارتھ کیپ پہنچ گئے تھے۔

نینو رو پڑا۔ اُس نے مجھے گلے لگا لیا۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا، ”دھیان سے... لوگ سمجھیں گے ہم گے ہیں۔“ ہم ہنس پڑے، مگر ہم دنیا کے کنارے پر تھے۔
پھر پالا آیا: C°52۔

اصل آرکٹک میں داخلہ

وہ ہمیں کپڑے بدلنے کے لیے دھات کے ایک کنٹینر میں لے گئے۔ انتہائی بھاری، گدے دار سوٹ، پیچیدہ زپوں سے بند۔

گائیڈ کی اجرت میں نے ادا کی۔ نینو کو کچھ مردوں کے ساتھ ایک اگلو میں چھوڑ دیا گیا؛ مجھے ایک خاندان کے ساتھ دوسرے میں: ایک بوڑھا آدمی، 70 اور 80 کے بیچ، اور تین عورتیں 30 اور 50 کے بیچ۔

یہ ایک بند دنیا تھی۔ سادہ۔ بے رحم۔

آدمی ایک طرف رہتا۔ عورتیں کام کی رفتار سنبھالے رکھتیں۔ اور بیت الخلا اگلو سے پانچ میٹر دور ایک ٹیلا تھا: پاخانہ زمین تک پہنچنے سے پہلے جم جاتا۔ میرا پہلا پیشاب ایک پیلا آرکٹک ستارہ بن گیا۔ یہ شمال تھا جو مجھے سلام کر رہا تھا۔

درمیانی عمر کی عورت، ماگی، تھوڑی بہت انگریزی بولتی تھی۔ باقی سب اشارے تھے، آنکھیں، ہاتھ۔ سردی کی زبان۔

جب مجھے سوٹ کے استعمال کا یقین نہ تھا تو اُس نے بلا سوچے میری ٹانگوں کے بیچ ہاتھ لگا کر مجھے ایک چھپی ہوئی زپ دکھائی۔ نہ کوئی بدنیتی تھی، نہ کوئی جھجک: صرف کام۔ بقا۔

اگلو میں تین دن

وہ کھانا لے آئیں۔ دھواں دی ہوئی مچھلی، کچی مچھلی، کوڈ کی کلیجی، وہیل کا پیٹ۔ اور شارک کے گولے۔ کوئی انتخاب نہ تھا۔ کوئی متبادل نہ تھا۔ یہ وہ تھا جو فطرت دیتی ہے۔

پھر میں نے پیا: ایک سرخ مائع۔ میں سمجھا شراب ہے۔ یہ چھانا ہوا، ابالا ہوا، میٹھا کیا ہوا وہیل کا خون تھا۔ میں نے پی لیا۔ اس نے مجھے ایسی طاقت دی جو میں نے پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی۔ ایک ازلی توانائی۔ میں سمجھا کوکین ہے۔ نہیں۔ یہ شمال تھا جو جسم میں داخل ہو رہا تھا۔

عورتیں مجھے دیکھتی رہتیں۔ بوڑھا شکار کو نکل جاتا۔ میں آرام کرتا اور خون پیتا۔ تین دن بغیر فون، انٹرنیٹ، کمپیوٹر کے، بغیر نینو کے۔ بس میں اور وہ۔

رات نہیں تھی۔ صرف روشنی، آگ، برف اور سانس۔

تینوں عورتیں سونے کو لیٹ گئیں۔ میں جگہ ڈھونڈنے لگا۔ سب سے چھوٹی نے بازو اٹھایا اور مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ وہ کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔ میں سمجھا نہیں۔ اُنہوں نے کہا میں اُن کا ”کرسمس“ ہوں۔

یہ کہنے کا ایک انداز کہ مجھے قبول کر لیا گیا تھا۔

میں نے شکریے کے طور پر اُنہیں کچھ پیسے دینے چاہے۔ اُنہوں نے انکار کر دیا۔ اُنہیں بس ایک گلے ملنا چاہیے تھا۔ اور کالابریائی زبان کے چند الفاظ، تاکہ وہ قریب محسوس کریں۔

وہیں میں نے سچے تحفوں کی قدر سمجھی: وہ جو نہ خریدے جا سکتے ہیں نہ بیچے۔

گائیڈ کی رخصت

تین دن بعد گائیڈ آئی۔ وہ تینوں عورتوں سے ایک گھنٹہ باتیں کرتی رہی۔ میں باہر تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں۔ یہ میرا معاملہ نہیں تھا۔ یہ اُن کی زبان تھی، اُن کی دنیا، اُن کا قانون۔

کنٹینر میں، جب میں کپڑے اتار رہا تھا، گائیڈ اندر آ گئی۔ متجسس۔ دو ٹوک۔ شمالی۔ اُس نے مجھے زور سے گلے لگایا۔ اُس نے مجھے چوما۔ اُس کی جلد دودھ جیسی سفید تھی۔ اُس کی آنکھیں اگست کے آسمان جیسی نیلی تھیں۔

اُس نے کہا مجھے ساتھ لے چلو۔ اُس دنیا سے نکلنے کے لیے وہ کچھ بھی کر گزرتی۔

میں احترام سے مسکرایا۔ میں ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

میں نے اُس کے پاس صرف ایک وعدہ چھوڑا: "اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے خط لکھ دینا۔ میں تمہاری مدد کروں گا۔" اُس نے پیسے بھی لینے سے انکار کر دیا۔ وہ ایک خوبصورت عورت تھی، مگر تنہا۔ ایک ایسی تنہائی جو دور سے دکھائی نہیں دیتی۔ ایک ایسی تنہائی جسے سردی معاف نہیں کرتی۔

گھر واپسی

ہم نینو کو لینے گئے۔ وہ بے حد خوش تھا۔ وہ واپس جانا نہیں چاہتا تھا۔ مگر اُس کی بیوی سے میرا وعدہ تھا۔

اُس نے سب کو اپنے تین دنوں کا حال سنایا۔ میں چپ رہا۔ میں نے اُس آدمی سے کبھی کچھ نہیں بانٹا۔ صرف کاغذ سے۔

اور یوں، جب نینو اپنی دنیا میں لوٹ رہا تھا، میں ایک اور دنیا کی راہ پر تھا۔ ایک اور منزل۔ ایک اور ملاقات۔

خوش آمدید۔

اختتامیہ

شمال تمہیں چھینتا نہیں: تمہیں بدل دیتا ہے۔ اور کبھی

تمہیں پورا واپس نہیں لوٹاتا۔ مرد قطب شمالی روشنی، خاموشی، تصویروں، خوابوں کی تلاش میں آتے ہیں۔ عورتیں بچے رہنے کے لیے ٹھہرتی ہیں۔

مرد وہ سناتے ہیں جو اُنہوں نے دیکھا۔ عورتیں اُس پر چپ رہتی ہیں جو اُن پر گزرا۔

مرد لوٹ جاتے ہیں۔ عورتیں رہ جاتی ہیں۔ وہ سردی میں رہتی ہیں، برف کے گھروں میں، آن سنی خاموشیوں میں۔ وہ اُن برادریوں کو سہارا دینے کے لیے رہتی ہیں جو اُن کا جشن نہیں مناتیں۔ وہ بچوں، بوڑھوں، اجنبیوں کی حفاظت کے لیے رہتی ہیں۔ وہ آن دیکھی رہتی ہیں۔

وہاں سے میں صرف ایک یاد لے کر آیا: ایک خوبصورت، بے حد خوبصورت عورت، مگر اکیلی۔ رومانوی معنوں میں نہیں۔ انسانی معنوں میں۔ المناک معنوں میں۔

غور و فکر

شمال جسم کو نہیں مارتا۔ موجودگی کو مارتا ہے۔ اور جو باقی رہ جاتا ہے وہ سفیدی ہے: ایک ایسی جگہ جہاں عورتیں ایک ہی وقت میں جیتی بھی ہیں اور غائب بھی ہو جاتی ہیں۔

اسی لیے میں لکھتا ہوں۔ کیونکہ انتہائی جگہیں اپنی کہانی خود نہیں سناتیں۔ اور جو اُن سے گزرتے ہیں وہ چپ رہنے کی عیاشی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

میں نہیں۔ میں نہیں۔ میری دھرتی نے مجھے جنم دیا، اور باقی دنیا مجھے مہمان کے طور پر نہیں بلکہ گھر کے ایک فرد کے طور پر قبول کرتی ہے۔

شمال کی مطلق سفیدی سے میں ریاست ہائے متحدہ کی مطلق الجھن میں اتر آیا۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ

ناممکن ذمہ داری

اٹھارہ برس ایک امریکی کمپنی کے لیے کام کرنا تمہیں وہ کچھ دیتا ہے جو دنیا کی کوئی اور کمپنی نہیں دے سکتی: کام کی ایک ثقافت، طریقہ کار، ایک واضح مشن، اور اقدار کا ایک نظام جو نظریہ نہیں—روزمرہ کا عمل ہے۔ وہ تمہیں یہ سمجھاتے نہیں؛ تمہارے اندر تعمیر کر دیتے ہیں۔ اور یہ کام تم سے اجازت لیے بغیر کرتے ہیں۔

میں نیویارک کے دفتر میں تھا جب مجھے ایک ایسے کام کی پیشکش ہوئی جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔ ترقی نہیں۔ تبادلہ نہیں۔ ایک تجربہ۔

ایک خفیہ پروگرام، جو ریاست ہائے متحدہ کے اندر انسانی تعلقات کے ایک ماڈل کی توثیق کے لیے بنایا گیا تھا۔ اُنہوں نے مینیجروں، ماہرین نفسیات یا

تربیت کاروں کو نہیں چنا تھا۔ اُنہوں نے ایسے لوگ چنے تھے جن کے پاس حقیقی دنیا کا ایک خاص طرح کا تجربہ تھا۔ اور میرا نام سامنے آیا—حالانکہ میں اٹھارہ برس سے سیلز میں تھا۔ وہ عہدہ نہیں دیکھ رہے تھے: ذہن دیکھ رہے تھے۔

امتحان بیان کرنے میں سادہ اور پورا کرنے میں بے حد مشکل تھا:

ایک سال میں 50 امریکی ریاستوں کا دورہ کرنا، شہر خود چن کر اور ہر ایک میں کم از کم ایک ہفتہ ٹھہر کر۔

آخری دو ہفتے لازمی چھٹی ہوتی۔ سارا خرچ وہ اٹھاتے۔ مجھے بس جینا تھا، دیکھنا تھا، سمجھنا تھا، اور ہر پیر کو ایک رپورٹ دینی تھی۔ ایک انسانی، خشک، دقیق بیان۔

میں نے معاہدے پر دستخط کر دیے۔ گھر والوں کو اطلاع دی۔ اُنہوں نے کچھ نہیں پوچھا۔ وہ بس یہ جاننا چاہتے تھے کہ مہینے کا خرچ پہنچ گیا یا نہیں۔ میں امریکہ میں ایک سال کا سامنا کرنے جا رہا تھا۔ وہ، ہمیشہ کی طرح، اگلے مہینے کا سامنا کر رہے تھے۔

احتیاطاً میری تنخواہ سیدھی اٹلی میں میرے بینک اکاؤنٹ میں جمع ہوتی تھی۔ یہ مجھے شائستگی سے کہنے کا ایک طریقہ تھا: ”کوئی حماقت نہ کرنا۔ جو تمہارے پاس ہے اُسی میں جیو۔ دیکھتے ہیں تم اصل میں کون ہو۔“

صرف پندرہ برس بعد مجھے اپنی اصل رپورٹوں، تجزیوں اور اُس مواد تک رسائی ملی جو اُنہوں نے میرے بارے میں جمع کیا تھا۔ یہ کتاب وہیں سے پیدا ہوئی۔ مجھے اسے شائع کرنے کی منظوری ملی، ایک شرط پر: اُس کمپنی کا نام کبھی نہ لینا جس نے یہ کام کروایا تھا۔

کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ کہانی لوگوں کی نہیں۔ یہ ایک ایسے ملک میں ایک آدمی کی کہانی ہے جسے خود جیسے بغیر سمجھنا ناممکن ہے۔

کیا میں سب سے دور والے مقام سے شروع کروں؟

منطقی انتخاب یہ تھا کہ مرکز سے نہیں، کناروں سے شروع کیا جائے۔ دو سادہ وجوہات سے:

1. میں تجربے سے تازہ تازہ نکلا تھا: پوری بیداری، پوری توجہ۔

2. انتہا سے شروع کر کے میں راستہ درست کر سکتا تھا اور سفر صاف ستھرے انداز میں ختم کر سکتا تھا۔

مجھے بوسٹن یا شکاگو سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ مجھے ایک سرحد سے شروع کرنا تھا۔ ایک ایسی جگہ سے جو صرف کاغذ پر امریکہ تھی۔ میں نے جونو چنا، الاسکا کا دارالحکومت۔ الگ تھلگ۔ صرف کشتی یا ہوائی جہاز سے پہنچا جا سکنے والا۔ ایک شہر جو کسی کا نہیں۔ آغاز کے لیے بہترین جگہ۔

وسائل کا بہترین استعمال

روانگی سے پہلے میں نے وہ کیا جس کی ایک امریکی سب سے پہلے قدر کرتا ہے: میں نے سیاح کی طرح نہیں، پیشہ ور کی طرح تیاری کی۔

میں نے تین مقبول ترین ایئرلائنز کو فون کیا، وہ جن کا اندرون ملک سب سے بڑا جال ہے۔ ایک گھنٹے سے کم میں میں نے 60% رعایت پر پچاس اندرونی پروازوں کی ایک کتابچہ خرید لی۔

کوئی وقت کی حد نہیں۔ کوئی دنوں کی حد نہیں۔ کوئی پابندی نہیں۔ بس ایک شرط: ایک سال کے اندر استعمال کر لو۔

میں نے ہوٹلوں کی چینز، Uber ٹیکسیوں اور کار کرائے کی کمپنیوں کے ساتھ بھی یہی کیا، اور پھر مرحلوں کا، طریقوں کا، مگر اوقات کا نہیں، ایک باقاعدہ نظام الاوقات تیار کیا۔

میں تیار تھا۔

یہ میری پہلی حقیقی کامیابی تھی۔ پہلی علامت کہ مجھے حرکت کرنا آتا ہے۔ امریکہ عمل کرنے والوں کو انعام دیتا ہے، انتظار کرنے والوں کو نہیں۔

جب کمپنی نے یہ لین دین دیکھا تو اُس نے وہی کیا جو امریکی ثقافت ہمیشہ کرتی ہے: اعتبار کو جانچا۔

کیا میں ایک سال کی مسلسل نقل و حرکت سنبھال سکتا تھا؟ کیا میں اچانک واقعات، فاصلوں اور ہنگامی حالات سے نمٹ سکتا تھا؟ کیا میں خودمختار تھا؟

اسی لیے روانگی سے پہلے میں نے ایک اور اہم بات طے کی:
میں نے یقینی بنایا کہ میرے کریڈٹ کارڈ کی ماہانہ حد کم از کم ایک لاکھ
ڈالر ہو۔

یہ خرچ کرنے کے لیے نہیں تھی۔ یہ دکھانے کے لیے تھی کہ ہم اسے سنبھال
سکتے ہیں۔ امریکی ایسے ہی سوچتے ہیں: اگر تمہارے پاس خودمختاری نہیں
تو آزادی نہیں۔ اور اگر آزادی نہیں تو تمہاری جانچ نہیں ہو سکتی۔
اُس لمحے سے پروگرام ایک ذمہ داری نہیں رہا۔ ایک مشن بن گیا۔

اور اب سچ مچ سفر شروع

الاسکا صرف جغرافیے کے لحاظ سے ریاست ہائے متحدہ کا حصہ ہے۔ یہ ایک
اور دنیا ہے۔

یہ وہ جگہ ہے جہاں عورتیں بے نشان غائب ہو جاتی ہیں۔ جہاں کوئی
شکایت کبھی اپنی منزل تک نہیں پہنچتی۔ جہاں شہر ایک وحشی براعظم
کے بیچ محض مہذب جزیرے ہیں۔

جونو میرا پہلا امتحان تھا: ایک دارالحکومت جسے ملک کے باقی حصے سے
کوئی سڑک نہیں جوڑتی۔ امریکہ کا ایک ٹکڑا جو امریکہ جیسا نہیں لگتا۔
یہاں مجھے ایک بات سمجھ آنے لگی: یہ سفر جغرافیائی نہیں ہوگا۔ انسانی
ہوگا۔

بلاک 1 (جلد اول)

الاباما - الاسکا - ایریزونا - آرکنساس - کیلیفورنیا - کولوراڈو - کنیکٹیکٹ -
ڈیلاویئر - فلوریڈا - جارجیا

بلاک 2 (جلد دوم)

ہوائی - آئیڈاہو - الینوائے - انڈیانا - آئیووا - کنساس - کینٹکی - لوزیانا -
مین - میری لینڈ

بلاک 3 (جلد سوم)

میساجوسٹس - مشی گن - مینیسوٹا - مسیسیپی - میزوری - مونٹانا -
نیبراسکا - نیواڈا - نیو ہیمپشائر - نیو جرسی - نیو میکسیکو

بلاک 4 (جلد چہارم)

نیویارک - واشنگٹن

بلاک 5 (جلد پنجم)

نارتھ کیrolائنا - نارتھ ڈکوٹا - اوہائیو - اوکلاہوما - اوریگن - پنسلوینیا -
ریوڈ آئی لینڈ - ساؤتھ کیrolائنا

بلاک 6 (جلد ششم)

ساؤتھ ڈکوٹا - ٹینیسی - ٹیکساس - یوٹاہ - ورمونٹ - ورجینیا - ویسٹ
ورجینیا - وسکونسن - وائیومنگ

کینٹکی

کینٹکی ایک ایسی ریاست ہے جو دو سطحوں پر جیتی ہے: اوپر کی سطح
کوئلے کی کانوں، وہسکی، گھوڑوں اور سبز پہاڑیوں کی ہے؛ گہرائی، البتہ،
پرانی غربت، الگ تہلگ برادریوں، سخت مذہب اور کم یاب مواقع سے بنی
ہے۔

یہ ایک ایسی سرزمین ہے جو اب دیہی نہیں رہی، مگر ابھی جدید بھی نہیں
ہوئی۔ معلق۔ سست۔ تھکی ہوئی۔ اور جب کوئی سرزمین معلق ہو، تو اسے
عورتیں ہی تھامے رکھتی ہیں۔

کینٹکی میں عورت کسی واقعے کی وجہ سے غائب نہیں ہوتی۔ وہ ایک
سماجی وراثت کی وجہ سے غائب ہوتی ہے جس نے نسلوں سے اس سے
قربانی مانگی ہے۔ خاندان، بچے، کچا پکا کام، چرچ، پڑوسی، دوسروں کے
مسئلے: سب کچھ اُن کے کندھوں پر ہے۔ اس کی غیر حاضری شور نہیں ہے۔
یہ بوجھ ہے۔

سابقہ کان کنی کے علاقوں کی عورت - 41

برس

کوئلے نے کینٹکی کو بنایا اور اسی نے اسے برباد کیا۔ کانیں بند ہوتی ہیں، مرد نوکریاں کھو دیتے ہیں، کیمیائی نشوں پر انحصار بڑھتا ہے، غربت پھیلتی ہے۔

یہاں کی عورتیں اس کے بعد کا ملبہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ بے روزگار شوہر - مایوسی میں پلتے بچے - بے حد کم اجرتیں - دوستوں اور رشتے داروں کو لگنے والی اوورڈوز - عاجز آئی ہوئی برادریاں۔

وہ دکانوں، اسکولوں، خدمات فراہم کرنے والے اداروں میں اور معاون کارکن کے طور پر کام کرتی ہیں۔ وہ سب کچھ کرتی ہیں جو ٹوٹے ہوئے معاشی نظام اب نہیں کرتے۔

اس کی غیر حاضری سماجی ہے: اگر وہ عورت نہ ہوتی تو ریاست ڈھے جاتی۔ مگر کوئی اسے تسلیم نہیں کرتا۔

ڈربی اور گھوڑوں کی افزائش والی خاتون - 36 برس

کینٹکی اپنے گھوڑوں اور ڈربی کے لیے مشہور ہے۔ اس شاندار تصویر کے پیچھے عورتوں کی ایک فوج ہے جو اصطبل صاف کرتی ہے، جانور سنبھالتی ہے، صبح سویرے کی شفٹوں میں کام کرتی ہے، اور مضحکہ خیز اجرتوں پر کام کرتی ہے۔

چمک دمک سامنے ہے۔ پسینہ پیچھے۔

اس کی غیر حاضری معاشی ہے: اس کے بغیر یہ صنعت نہیں چلتی، مگر وہ ایک ایسا پرزہ رہتی ہے جسے عوام اور سیاست دان نظر انداز کرتے ہیں۔

مذہب میں قید عورت - 48 برس۔

کینٹکی کی کئی کاؤنٹیوں میں چرچ کے پاس ریاست سے زیادہ طاقت ہے۔ عورت کو ہونا چاہیے: - ایک ماں - ایک بیوی - ایک اخلاقی شخصیت - ایک باعزت موجودگی - برادری کی فرماں بردار۔

وہ اپنے کردار سے باہر قدم نہیں رکھ سکتی۔ وہ خود کو نئے سرے سے نہیں گھڑ سکتی۔ وہ شک یا کمزوری ظاہر نہیں کر سکتی۔

اس کی غیر حاضری ثقافتی ہے: وہ اپنی نہیں ہے۔ وہ اس جگہ کے مذہبی بیانیے کی ہے۔

کم سے کم اجرت والے کام کی عورت - 29 برس

کینٹکی کم اجرت والی نوکریوں پر پلتا ہے۔ اور وہ نوکریاں سب عورتوں کی ہیں۔

کیشیئر، ویٹرسیں، فرش صاف کرنے والیاں، اولڈ ہومز کی کارکن، اسکولوں کی معاون۔ زندگیاں جو کچی پکی شفٹوں، مہنگے پٹرول، پالنے کے لیے بچوں اور صفر امکانات میں گھل جاتی ہیں۔

اس کی غیر حاضری معاشی بھی ہے اور ذہنی بھی: اسے کوئی راستہ نظر نہیں آتا اور کوئی اسے راستہ دیتا بھی نہیں۔

اختتامیہ - کینٹکی

کینٹکی روایت، غربت، مذہب اور مشقت کا ایک موزیک ہے۔ عورتیں اس کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اور ٹھیک اسی وجہ سے وہ نظر نہیں آتیں۔

یہاں غیر حاضری ایک اجتماعی عادت ہے۔ جینے کا ایک ڈھنگ۔ ایک غلط معمول جس پر کبھی سوال نہیں اٹھایا جاتا۔

غور و فکر - کینٹکی

ہر ریاست غیر حاضری کا ایک الگ چہرہ دکھاتی ہے۔ کینٹکی وہ چہرہ دکھاتا ہے جو معاشی تباہی اور ماضی سے چمٹی روایت سے پیدا ہوا ہے۔

یہاں عورت وہ سب کچھ تھامے ہوئے ہے جو مرد کھو چکے ہیں، وہ سب کچھ جو مذہب مسلط کرتا ہے، وہ سب کچھ جسے غربت مستقل بنا دیتی ہے۔

وہ مضبوط کڑی ہے، مگر اس سے کمزور کڑی جیسا سلوک ہوتا ہے۔

اور ٹھیک اسی لیے یہ ریاست اس جلد میں ضروری ہے: یہ دکھانے کے لیے کہ کیا ہوتا ہے جب کوئی معاشرہ سب کچھ عورتوں کے کندھوں پر ڈال دیتا ہے اور پھر ایسے برتاؤ کرتا ہے جیسے یہ معمول کی بات ہو۔

لوزیانا

لوزیانا شدید تضادات کی ریاست ہے۔ یہ ثقافت، موسیقی، تاریخ، کھانا، روحانیت اور شناخت ہے۔ مگر یہ غربت، عدم استحکام، نشے کی لت، نسلی ناانصافی، تباہ کن سمندری طوفان، بے ہنگم سیاست اور ایک کمزور سماجی نظام بھی ہے۔

یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں خوب صورتی بد صورتی کے ساتھ رہتی ہے، بے توازن۔ یہاں ہر چیز کے دو رخ ہیں: نیو اورلینز جشن بھی ہے اور صدمہ بھی، بیٹن روج سیاست بھی ہے اور زوال بھی، اور دیہی پیرش برادری بھی ہیں اور تنہائی بھی۔

لوزیانا میں عورت اتفاقاً غائب نہیں ہوتی۔ وہ اس لیے غائب ہوتی ہے کہ ایک غیر مستحکم سرزمین میں وہی واحد مستحکم شخصیت ہے۔ اور یہی استحکام اسے کھا جاتا ہے۔

اس کی غیر حاضری تین بھاری عوامل کا نتیجہ ہے: - گہری جڑوں والی غربت

- بار بار آنے والی ماحولیاتی آفات

- سخت ثقافتی پدر شاہی۔

یہاں عورتیں خاندانوں، محلوں، پوری پوری برادریوں کو چلاتی ہیں۔ اور جب باقی سب نظر آتے ہیں، وہ مدہم پڑتی جاتی ہے۔

نیو اورلینز کی عورت - 35 برس

نیو اورلینز موسیقی، جشن، افراتفری اور تاریخ ہے۔ مگر یہ ملک کے سب سے پیچیدہ اور کٹھن شہروں میں سے بھی ایک ہے۔

یہاں کام کرنے والی عورت بیک وقت تین محاذوں پر جیتی ہے: - شکاری سیاحت - شہری تشدد - غیر مستحکم معیشت

کام کرتی ہے: - بارز میں - ہوٹلوں میں - ریستورانوں میں - سیاحتی ٹورز میں - عوامی خدمات میں - لائیو موسیقی میں - رات کی زندگی میں

لازمی مسکراہٹیں۔ کم اجرتیں۔ اونچے کرائے۔ بھاری گاہک۔ تھکا دینے والے اوقات۔

اس کی غیر حاضری اخلاقی ہے: شہر اس کی توانائی استعمال کرتا ہے اور اسے نچوڑ کر لوٹا دیتا ہے۔

ہر کوئی نیو اورلینز کا "جادو" چاہتا ہے۔ اسے رچنے والوں کو کوئی معاوضہ نہیں دیتا۔

غریب پیرشوں کی افریقی امریکی عورت -

42 برس کی عمر نیو اورلینز سے باہر دیہی اور غربت زدہ لوزیانا ہے۔ چھوٹے گھر، کمزور اسکول، کم سے کم سہولتیں، اور مضحکہ خیز اجرتیں۔ یہاں کی افریقی امریکی عورت بیک وقت تین کردار نبھاتی ہے: - کارکن - ماں - برادری کا سماجی ستون۔

وہ جہاں ممکن ہو کام کرتی ہے: - اولڈ ہومز - چھوٹی دکانیں - فاسٹ فوڈ کے باورچی خانے - صفائی - غیر رسمی دیکھ بھال۔

اس کے بغیر برادری نہیں چلتی۔ پھر بھی وہ کم اجرتوں، دائمی دباؤ، صحت کی ناکافی سہولتوں اور گھریلو تشدد کی مستقل موجودگی کے ساتھ جیتی ہے۔

اس کی غیر حاضری تاریخی ہے: یہ اسی ڈھانچے سے اترتی ہے جس نے نسلوں سے اسے ہمیشہ سماجی سیڑھی کے سب سے نچلے پائیدان پر رکھا ہے۔

سمندری طوفانوں سے بچ نکلنے والی عورت - 39 برس

کی عمر

لوزیانا میں "مستحکم" زندگی نام کی کوئی چیز نہیں۔ سمندری طوفان سب کچھ بدل دیتے ہیں: تباہ شدہ گھر، چھنی ہوئی نوکریاں، بچھڑے ہوئے خاندان، کھوئی ہوئی یادیں۔

عورت ہی وہ ہے جو: - بچوں کو نکالتی ہے - دستاویزات بچاتی ہے - پانی میں ڈوبے گھر کو صاف کرتی ہے - صفر سے شروع کرتی ہے - اُن بیمہ

پالیسیوں سے نمٹتی ہے جو دیر سے پیسے دیتی ہیں یا کبھی نہیں دیتیں -
خاندان کو پُرسکون رکھتی ہے جبکہ اندر سے وہ خود ڈھے رہی ہوتی ہے۔

مردوں کے لیے تعمیر نو جسمانی ہے۔ عورتوں کے لیے یہ نفسیاتی ہے۔ سال
بہ سال۔

اس کی غیر حاضری ماحولیاتی ہے: ہر طوفان اس کی توانائی کا ایک ٹکڑا
لے جاتا ہے، یہاں تک کہ تقریباً کچھ نہیں بچتا۔ اس کا کوئی اسے ہرجانہ نہیں
دیتا۔

بھاری روایات کی عورت - 51 برس

لوزیانا مضبوط، گہری جڑوں والی، تقریباً مقدس روایات پر پلتا ہے۔

عورت کو ہونا چاہیے: - مثالی ماں - گھر کی شخصیت - بڑے خاندان کا
سنگ بنیاد - چرچ میں ایک موجودگی - بزرگوں کی دیکھ بھال کرنے والی -
چھوٹوں کی رہنما - ہر چیز کا سہارا دینے والا ڈھانچہ۔

یہ ایک قدیم کردار ہے، جسے کبھی بدلا نہیں گیا۔

وہ خاندان کی فرمائشیں رد نہیں کر سکتی۔ وہ پلٹ کر جواب نہیں دے
سکتی۔ وہ "نہیں" نہیں کہہ سکتی۔ وہ احساس جرم کے بغیر اپنے بارے میں
نہیں سوچ سکتی۔

اس کی غیر حاضری ثقافتی بھی ہے اور جذباتی بھی: وہ سب کو سہارا
دینے میں اتنی مصروف ہے کہ خود اپنے آپ سے غائب ہو جاتی ہے۔

اختتامیہ - لوزیانا

لوزیانا خوب صورتی اور نہ بھرنے والے زخموں کا آمیزہ ہے۔ اور اس روزمرہ
کی افراتفری کے بیچ عورتیں سب کچھ جوڑے رکھتی ہیں: خاندان، کام،
برادری، روایات، جذباتی بقا۔

اُن کی غیر حاضری ایک تضاد ہے: وہ جتنا زیادہ کرتی ہیں، اتنا ہی کم نظر
آتی ہیں۔

لوزیانا عورتوں کو کسی ایک طاقت سے نہیں مٹاتا۔ وہ انہیں ہزار چھوٹی، روزمرہ کی طاقتوں سے مٹاتا ہے: غربت، سمندری طوفان، سیاحت، نسلی تاریخ، خاندانی کردار، سہارے کی کمی۔ یہ ایک سست، گہرا، خاموش مٹاؤ ہے۔

غور و فکر - لوزیانا

ہر ریاست غیر حاضری کی ایک الگ شکل دکھاتی ہے۔ لوزیانا وہ شکل دکھاتا ہے جو ان سے پیدا ہوتی ہے: - قدرتی آفات - سماجی آفات - خاندانی آفات۔

یہ وہ ریاست ہے جہاں عورت سب کے لیے بچ نکلتی ہے، مگر کوئی اس کے لیے نہیں بچتا۔

یہ وہ ریاست ہے جہاں صدمہ معمول بن جاتا ہے اور معمول شناخت بن جاتا ہے۔

لوزیانا دکھاتا ہے کہ عورتوں کی غیر حاضری صرف غربت یا حقوق کی کمی نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی گہری تھکن بھی ہے کہ اب کوئی اسے محسوس ہی نہیں کرتا۔

اور اسی لیے یہ باب نہایت اہم ہے: یہ یاد رکھنے کے لیے کہ نیو اورلینز کے ہر پوسٹ کارڈ کے پیچھے ایک عورت ہے جو کچھ ایسا تھامے ہوئے ہے جو دنیا دیکھ نہیں سکتی۔

مین

مین امریکہ کی سب سے خوب صورت اور سخت جان ریاستوں میں سے ایک ہے۔ نہ ختم ہونے والے جنگل، ٹھنڈے ساحل، لائٹ ہاؤس، ماہی گیروں کے گاؤں، اور بے پناہ خاموشی۔ یہ صرف سیر کو آنے والوں کے لیے رومانوی سرزمین ہے۔ وہاں رہنے والوں کے لیے یہ خالص تنہائی ہے۔

آبادی بکھری ہوئی ہے، فاصلے لمبے ہیں، سردیاں مہینوں چلتی ہیں، مواقع کم ہیں۔ مین تم پر حملہ نہیں کرتا: وہ تمہیں گھلا دیتا ہے۔

یہاں عورتیں تین وجوہات سے غائب ہوتی ہیں: - جغرافیائی تنہائی - غیر مستحکم موسمی نوکریاں - چھوٹی برادریاں جو تبدیلی کا گلا گھونٹ دیتی ہیں۔ یہ ایک ایسی ریاست ہے جہاں فطرت حاوی ہے اور انسان ڈھل جاتے ہیں۔ ہمیشہ۔ حد سے زیادہ۔

مین کی عورت کسی جھٹکے سے نہیں گرتی۔ وہ تکرار سے گرتی ہے۔

ماہی گیر بستیوں کی عورت - 39 برس

مین کا ساحل ماہی گیری پر پلتا ہے: لابسٹر، کوڈ، مختصر موسم، اور سخت مشقت۔

یہاں عورت وہ سب کچھ سنبھالتی ہے جو کشتی نہیں سنبھالتی: - رابطہ کاری - مرمت طلب جال - فروخت - خاندان کا حساب کتاب - خاندان - گھر - اچانک آن پڑنے والی ہنگامی صورتیں۔

سمندر دور سے خوب صورت ہے۔ قریب سے وہ ایک بے رحم آقا ہے۔

اس کی غیر حاضری معاشی بھی ہے اور جسمانی بھی: وہ ایک ایسے شعبے میں جیتی ہے جہاں کمائی موسم، رُت اور قسمت پر منحصر ہے۔ اور جب رُت ختم ہوتی ہے، تحفظ بھی ختم ہو جاتا ہے۔

طویل سردیوں میں جینے والی عورت - 52

برس

سردیوں میں مین ایک دیوار ہے: برف، کہر، اندھیرا، لامتناہی خاموشیاں۔

اندرونی علاقوں میں — ملینوکیٹ، گرین ول، جھیلوں کا علاقہ — عورتوں کو سامنا ہے: - مہینوں تک کوئی حقیقی سماجی رابطہ نہیں - خطرناک سڑکیں - الگ تھلگ گھر - صحت کی ناکافی سہولتیں - بڑے پیمانے پر موسمی ڈپریشن - ضروری خدمات سے دوری

اگر وہ بیمار ہو، تو انتظار کرتی ہے۔ اگر اسے ڈاکٹر کی ضرورت ہو، تو گھنٹوں گاڑی چلاتی ہے۔ اگر وہ جذباتی طور پر ڈھے جائے، تو کوئی اسے نہیں دیکھتا۔ اس کی غیر حاضری جغرافیائی ہے: وہ غائب ہوتی ہے کیونکہ وہ ہر چیز سے دور ہے۔

موسمی ملازمتوں والی عورت - 28 برس

گرمیوں میں مین پھٹ پڑتا ہے: سیاحت، B&Bs، ریسٹوران، کروز۔
یہاں عورت انتھک کام کرتی ہے: - پیش کرنا - صفائی - کھانا پکانا -
استقبال - انتظام - سمیٹنا۔
یہ سخت، کم معاوضے والا، غیر مستحکم کام ہے۔ تین مہینے چلتا ہے، پھر
کچھ نہیں۔
وہ شدید مصروف گھنٹوں سے خالی ہفتوں میں جا پہنچتی ہے۔ تیزی سے آتے
پیسوں سے مہینوں کی بقا تک۔
اس کی غیر حاضری معاشی ہے: وہ ہمیشہ دو موسموں کے بیچ جیتی ہے
مگر کسی کی بھی نہیں ہوتی۔

چھوٹی برادریوں کی عورت - 46 برس

مین کے چھوٹے قصے بند برادریاں ہیں: ہر کوئی ہر کسی کے بارے میں سب
کچھ جانتا ہے، اور کوئی کبھی واقعی نہیں بدلتا۔
یہاں عورت کو سیدھا سادہ ہونا چاہیے: - ماں - مستحکم کارکن - قابل
بھروسا موجودگی - مقامی ضابطوں کے مطابق "اچھی انسان"۔
وہ خود کو نئے سرے سے نہیں گھڑ سکتی۔ وہ آسانی سے نوکری نہیں بدل
سکتی۔ وہ فیصلے کا نشانہ بنے بغیر برادری نہیں چھوڑ سکتی۔
اس کی غیر حاضری ثقافتی ہے: وہ اپنے آپ سے زیادہ اس علاقے کی ہے۔ وہ
کسی بدی کی نہیں، عادت کی قیدی ہے۔

اختتامیہ - مین

مین ایک ایسی ریاست ہے جو تمہیں خاموشی سے دیکھتی رہتی ہے۔ اور
خاموشی، جب حد سے بڑھ جائے، تو بوجھ بن جاتی ہے۔
یہاں عورتیں فاصلوں میں، موسموں میں، دہرائے جانے والے کرداروں میں،
کچی پکی نوکریوں میں، بند گاؤں میں، طویل سردیوں میں غائب ہو جاتی
ہیں۔

غیر حاضری نمایاں نہیں ہے۔ یہ جلد کے نیچے ہے۔ یہ روز کا معاملہ ہے۔
مین مارتا نہیں۔ وہ تمہیں جانے دیتا ہے۔

غور و فکر - مین

ہر ریاست غیر موجودگی کی کوئی نہ کوئی شکل ظاہر کرتی ہے۔ مین وہ
شکل ظاہر کرتی ہے جو جغرافیے سے جنم لیتی ہے:
علاقہ جتنا خوبصورت، وہاں رہنے والوں کے لیے زندگی اتنی ہی کٹھن۔
یہاں عورت کو کشمکش نہیں مٹاتی، خاموشی مٹاتی ہے۔ تکرار مٹاتی ہے۔
فاصلہ مٹاتا ہے۔ وہ سردی مٹاتی ہے جو کبھی نہیں گزرتی۔ وہ زندگی
مٹاتی ہے جو سکرٹی چلی جاتی ہے۔
مین ایک بات سکھاتی ہے: عورت کی غیر موجودگی ایک منظر بھی ہو
سکتی ہے۔ ایک نقشہ۔ ایک موسم جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔
اور اسی لیے یہ باب ضروری ہے: کیونکہ امریکہ صرف تشدد یا افراتفری
نہیں۔ وہ ایک کھا جانے والی خاموشی بھی ہے۔

میری لینڈ

میری لینڈ ایک فریب دینے والی ریاست ہے۔ چھوٹی سی، بحر اوقیانوس کے
کنارے، واشنگٹن کے قریب۔ اوپر سے نفیس، اندر سے پیچیدہ۔
یہ ایک ایسا علاقہ ہے جو دو حصوں میں بٹا ہوا ہے: - امیر، پڑھے لکھے،
محفوظ، منظم مضافات - مشکل، غریب شہر، جن پر جرم اور بے توجہی
کی مہر لگی ہے۔
یہ امریکہ کی اُن ریاستوں میں سے ہے جن کی اوسط آمدنی سب سے
زیادہ ہے، اور ساتھ ہی اُن میں سے بھی جن کی عدم مساوات سب سے
نمایاں ہے۔

یہاں عورتیں کسی ایک وجہ سے غائب نہیں ہوتیں۔ وہ اُن بہت سی دنیاؤں
کی وجہ سے غائب ہوتی ہیں جن کے مطابق اُنہیں ڈھلنا پڑتا ہے: بڑا شہر،
مضافات، سیاست، صحت کا نظام، شہری غربت، نسلی شناختیں۔

میری لینڈ میں عورتوں کی غیر موجودگی کی کئی صورتیں ہیں۔

یہ زپ کوڈ کے حساب سے بدلتی ہے۔

بالٹی مور کی عورت - 34 برس

بالٹی مور ریاست ہائے متحدہ کے سب سے پیچیدہ شہروں میں سے ہے: جڑ پکڑ چکی غربت، جرائم کی بلند شرح، سماجی تنہائی، ضرورت سے زیادہ بوجھ تلے دبی خدمات، اور خطرے میں گھرے اسکول۔

یہاں عورتیں سب کچھ تھامے رکھتی ہیں: - بچے - غیر یقینی کام - خطرناک محلے - ناقابل برداشت مہنگائی - سست رفتار ٹرانسپورٹ - حقیقی تحفظ کی کمی۔

وہ جہاں ممکن ہو کام کرتی ہے: سپر مارکیٹیں، کلینک، امدادی مراکز، فاسٹ فوڈ ریسٹوران، نرسنگ ہوم، صفائی۔ اُس کی غیر موجودگی شہری ہے: شہر "ازسرنو ترقی" کی بات کرتا ہے مگر کبھی اُس کی زندگی سے شروع نہیں کرتا۔

نظام کو وہ صرف تب دکھائی دیتی ہے جب افرادی قوت کے طور پر کام آتی ہے۔ جب اُس کے حقوق تسلیم کرنے کی باری آتی ہے تو وہ غائب ہو جاتی ہے۔

امیر مضافات کی عورت - 42 برس

میری لینڈ کا امیر حصہ مکمل ہے: فلموں جیسے گھر، بلند آمدنیاں، اعلیٰ ترین اسکول، بلند حوصلہ کیریئر، اچھی طرح منظم خاندان۔

یہاں عورت ایک مختلف وجہ سے غائب ہوتی ہے: کامل ہونے کا دباؤ۔

یہ مقابلے کا ماحول ہے جہاں عورت کا کردار بے عیب ہونا چاہیے: - خاندان کا مکمل انتظام - اونچی سماجی ساکھ - کامل بچے - لازمی رضاکاری - ساتھ ساتھ نوکری یا کیریئر جو کبھی شریک حیات کو "ماند" نہ کرے۔

وہ ایک ایسے ماحول میں رہتی ہے جو اُسے ہمیشہ حاضر چاہتا ہے، کبھی بار مانے بغیر، کبھی تھکن دکھائے بغیر۔

اُس کی غیر موجودگی شناخت کا معاملہ ہے: برادری اُسے ایک کردار سمجھتی ہے، انسان نہیں۔

سینٹرل کی افریقی امریکی عورت

کورڈور - 45 برس کی میری لینڈ میں ریاست ہائے متحدہ کی سب سے بڑی اور سب سے بااثر افریقی امریکی برادریوں میں سے ایک بستی ہے۔

یہاں عورتیں معاشرے کی محرک قوت ہیں: - وہ صحت کے شعبے میں کام کرتی ہیں - وہ اسکولوں میں کام کرتی ہیں - وہ دفتر اور سرکاری انتظامیہ چلاتی ہیں - وہ بڑے خاندانوں کو جوڑے رکھتی ہیں - وہ پوری پوری برادریوں کو سہارا دیتی ہیں۔ مگر وہ دوبرے بوجھ کے ساتھ جیتی ہے: نسل کا اور صنف کا۔

وہ سب کچھ کرتی ہے۔ سب کچھ تھامتی ہے۔ ہر جگہ نظر آتی ہے۔ مگر اُس کی بات شاذ و نادر ہی سنی جاتی ہے۔

اُس کی غیر موجودگی سیاسی ہے: وہ ریاست کو سہارا دیتی ہے مگر اُن میزوں پر نہیں بیٹھتی جہاں فیصلے ہوتے ہیں۔

صحت کے شعبے میں کام کرنے والی عورت - 37 برس

میری لینڈ اُن ریاستوں میں سے ہے جہاں صحت کے شعبے میں کام کرنے والی عورتوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے، واشنگٹن سے قربت اور بڑے علاقائی اسپتالوں کی بدولت۔

یہاں عورتیں ایک ایسے نظام کے اندر جیتی ہیں جو مانگنا کبھی بند نہیں کرتا: - نہ ختم ہونے والی شفٹیں - بوجھ تلے دیے وارڈ - بار بار کی ہنگامی صورتیں - انتہائی بھاری ذمہ داریاں - نفسیاتی تحفظ نہ ہونے کے برابر - ایسی تنخواہیں جو جذباتی اثر کی تلافی نہیں کرتیں۔

یہی وہ ہے جو سب کا علاج کرتی ہے: بوڑھوں کا، بچوں کا، دائمی مریضوں کا، شہری ہنگامی حالات کا، ماحولیاتی آفات کا۔

اُس کی غیر موجودگی عملی ہے: وہ بنیادی ہے، مگر صحت کے فیصلوں میں اُس کی آواز کا وزن غیر معمولی حد تک کم ہے۔

اختتامیہ - میری لینڈ

میری لینڈ شدید تضادات پر بنی ریاست ہے: انتہائی دولت اور انتہائی غربت، طاقتور سیاست اور لاوارث محلے، شاندار کیریئر اور معمولی نوکریاں۔ یہاں عورتیں یہ سارے تضادات ایک ساتھ جھیلتی ہیں۔ میری لینڈ کے ہر علاقے میں مٹائے جانے کی ایک الگ شکل ہے: شہری، سماجی، شناختی، نسلی اور صحت سے جڑی۔

اُن کی غیر موجودگی ایک اجتماعی نتیجہ ہے: ریاست چلتی ہے کیونکہ وہ ڈٹی رہتی ہیں۔

اور ٹھیک اسی لیے وہ دکھائی نہیں دیتیں۔

غور و فکر - میری لینڈ

ہر ریاست عورتوں کی غیر موجودگی کی ایک باریک کہانی سامنے لاتی ہے۔ میری لینڈ سب سے پیچیدہ کہانی سامنے لاتی ہے: عورتیں ہر سماجی سطح پر موجود ہیں، پھر بھی ٹھیک وہیں نظر انداز ہوتی ہیں جہاں نظام شکل اختیار کرتا ہے۔

یہاں عورتیں ہیں: - امیر مضافات کی ریڑھ کی ہڈی - سیاہ فام برادریوں کا انجن - صحت کی خدمت فراہم کرنے والی - غریب محلوں کی بقا۔

پھر بھی اُسے ایک سیاسی قوت تسلیم نہیں کیا جاتا، اُسے حکمتِ عملی کے مرکز میں نہیں رکھا جاتا، اُسے تحفظ نہیں دیا جاتا۔

میری لینڈ میں غیر موجودگی غربت یا تنہائی نہیں۔ یہ عدم تناسب ہے: عورتیں جتنا دیتی ہیں، ریاست اُس سے کم لوٹاتی ہے۔

اور اسی لیے اُسے اس جلد میں جگہ ملتی ہے۔

میساجوسٹس

میساجوسٹس امریکہ کی سب سے ذہین ریاستوں میں سے ہے۔ اعلیٰ ترین یونیورسٹیاں، عالمی معیار کے اسپتال، تحقیقی مراکز، ٹیکنالوجی اور جدت۔ باہر سے یہ ملک کی سب سے ترقی یافتہ اور "درست" جگہوں میں سے ایک لگتی ہے: اعلیٰ تعلیم، بلند آمدنیاں، جدید پالیسیاں اور جامع خدمات۔

مگر سچ زیادہ پیچیدہ ہے۔

میساجوسٹس دو رفتاروں والا علاقہ ہے: - وہ جو علم کے حلقوں سے تعلق رکھتے ہیں - وہ جو اُن دروازوں کے باہر رہ جاتے ہیں۔

یہ ایک ایسی ریاست ہے جو ترقی کی بات کرتی ہے، مگر بے پناہ ثقافتی دباؤ میں جیتی ہے۔ اور یہ دباؤ آہستہ آہستہ عورتوں کی موجودگی کو کچل دیتا ہے۔

یہاں عورتیں اس لیے غائب نہیں ہوتیں کہ اُن کے پاس کسی چیز کی کمی ہے۔ وہ توقعات کی زیادتی سے غائب ہوتی ہیں: کیریئر، خاندان، اونچے معیار، مسلسل کارکردگی، کامل سماجی نمونے۔

میساجوسٹس میں عورتوں کی غیر موجودگی جدید ہے، مہذب ہے، نفیس ہے — اور تباہ کن ہے۔

اعلیٰ ترین یونیورسٹی کی عورت - 33 برس

میساجوسٹس اس سیارے کا علمی دل ہے۔ علم کا مستقبل اُن کیمپسوں کے اندر طے ہوتا ہے۔

محققہ انتہائی اعلیٰ صلاحیتوں کے ساتھ داخل ہوتی ہے، مگر خود کو ایک ایسے نظام کے سامنے پاتی ہے جو مطالبہ کرتا ہے:

- بنا رُکے شائع کرو - محفوظ ساتھیوں سے مقابلہ کرو - کانفرنسیں، سیمینار، بڑی تقریبات منعقد کرو - ہمیشہ چمکتی ہوئی ساکھ قائم رکھو - برسوں تک اپنی نجی زندگی چھوڑ دو

ماحول ترقی پسند دکھائی دیتا ہے، مگر طاقت کے عہدے مردانہ ہی رہتے ہیں۔ جو تحقیق کرتی ہیں وہ عمدگی کی ہوا میں سانس لیتی ہیں... اور گھسنے کی بھی۔

اُس کی غیر موجودگی ادارہ جاتی ہے: وہ علم پیدا کرتی ہے، مگر شاذ و نادر ہی حکم چلاتی ہے۔

صفائی اور کھانے پینے کی خدمات میں تارکي وطن عورت - 29 برس

اپنے تصویر جیسے کامل کیمپسوں سے باہر، میساچوسٹس تارکین وطن کی محنت پر پھلتی پھولتی ہے: لاطینی عورتیں، ہیٹی کی، برازیل کی، کیپ ورڈ کی، افریقی۔

یہی وہ ہیں جو: - اشرافیہ کے دفتر صاف کرتی ہیں - یونیورسٹی کے ریسٹورانوں میں کھانا پکاتی ہیں - ہوٹلوں میں شفٹیں کرتی ہیں - بوسٹن کے ریسٹورانوں کے باورچی خانے چلاتی ہیں - بوڑھوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں - دوسروں کے بچوں کو سنبھالتی ہیں۔
کٹھن زندگیاں، کم کمائی، آسمان کو چھوتے کرائے۔

اُس کی غیر موجودگی معاشی اور سیاسی ہے: وہ امریکہ کے سب سے پڑھے لکھے شہر کو تیرتا رکھتی ہے اور کوئی اُسے تسلیم نہیں کرتا۔

کلینکوں اور اسپتالوں کی عورت - 41 برس

میساجوسٹس جدید طب کا مرکز ہے۔ بڑے ناموں کے پیچھے ہزاروں عورتیں ہیں: نرسیں، ٹیکنیشن، وارڈ کا عملہ، معاونات اور مددگار عملہ۔

ناممکن شفٹیں۔ مسلسل ذہنی دباؤ۔ بے پناہ ذمہ داریاں۔ مشکل مریض۔ زندگی کے انتہائی بلند اخراجات۔ آرام نہ ہونے کے برابر۔

اُس کی غیر موجودگی عملی ہے: وہ امریکہ کی بہترین طبی خدمات کا انجن ہے، مگر نظام اُسے انسان نہیں دیکھتا: صرف ایک کام۔

سخت محلوں کی عورت - 35 برس

خوشحال کیمپسوں اور مضافات سے آگے، میساچوسٹس میں ایک حقیقی، سخت غربت ہے جو میڈیا کو دکھائی نہیں دیتی۔

یہاں رہنے والی عورت کا سامنا ہے: - ناقابل برداشت کرایوں سے - کمزور اسکولوں سے - پھیلے ہوئے تشدد سے - ناکافی خدمات سے - غیر یقینی ٹرانسپورٹ سے - کم اجرت والی نوکریوں سے - ڈھانچہ جاتی نسلی امتیاز سے۔

وہ روزمرہ کی بقا کی جنگ لڑنے والی ہے۔

اُس کی غیر موجودگی شہری ہے: وہ میساچوسٹس کی "کامل" کہانی میں فٹ نہیں بیٹھتی، اس لیے نظام اُسے نظر انداز کر دیتا ہے۔

اختتامیہ - میساچوسٹس

یہ ریاست ایک کھلا تضاد ہے: جتنی زیادہ مہذب ہے، عورتوں سے اتنی ہی زیادہ توقع رکھتی ہے کہ سب کچھ سنبھالیں۔

یہاں غیر موجودگی جہالت نہیں۔ یہ حد سے بڑھی ہوئی عمدگی ہے۔ یہ یقین ہے کہ ایک ترقی یافتہ علاقے میں "سب ٹھیک ہو جائے گا۔" سب ٹھیک نہیں ہے۔

عورتیں بے پناہ اور نظر نہ آنے والے بوجھ اٹھاتی ہیں: علمی، طبی، خاندانی، معاشی۔

میساجوسٹس چلتی ہے کیونکہ وہ کام کرتی ہیں۔ اور ٹھیک اسی لیے وہ غائب ہو جاتی ہیں۔

غور و فکر - میساچوسٹس

ہر ریاست ایک مختلف زخم دکھاتی ہے۔ میساچوسٹس وہ زخم دکھاتی ہے جو اُس کی ثقافت کے نیچے چھپا ہے۔

یہاں عورتیں اس لیے نہیں مٹتی کہ اُن کے پاس مواقع کی کمی ہے۔ وہ اس لیے مٹتی ہیں کہ اُن کے پاس بہت زیادہ مواقع ہیں، اور جب وہ اُن کا سامنا کرتی ہیں تو کوئی اُن کی حفاظت نہیں کرتا۔

یہ ایک جدید مٹاؤ ہے: بغیر تشدد کے، بغیر شور کے، بغیر ظاہر ہوئے۔ مگر مکمل۔

اور اسی لیے میساچوسٹس ایک ضروری باب ہے: یہ یاد دلانے کے لیے کہ ترقی کافی نہیں اگر وہ انہیں سچ مچ آزاد نہ کرے جو اُسے سہارا دیتی ہیں۔

مشى گن

مشى گن صنعتى امريڪہ کا ڈھانچہ ہے۔ وہ رياست جس نے گاڑى بنائى، جس نے امريڪى مزدور طبقے کا تصور ہى کھڑا کیا — اور جس نے سب کچھ بکھرتے دیکھا۔ بند کارخانے، خالى ہوتے شہر، لاوارث محلے، آلودہ پانى، نشے کی لت، پرانا ہوتا بنيادی ڈھانچہ، گھٹی ہوئی اجرتیں۔

یہ ایک ایسی رياست ہے جس نے عروج، زوال اور سخت جانی دیکھی ہے۔ اور اس سب کے دوران عورتوں نے وہ سہا جو مرد اب مزید نہیں سہہ سکتے تھے۔

مشى گن عورتوں کو ایک ہى وار میں نہیں مٹاتی۔ وہ انہیں دن بہ دن کھاتی ہے، تین قوتوں کے ذریعے: - بکھرتی صنعت - خالى ہوتے شہر - ماحولیاتی مسائل جو ہر چیز کو زہر آلود کر رہے ہیں۔ یہاں عورتوں کی غیر موجودگی ایک ٹوٹی ہوئی معیشت کا نتیجہ ہے جو تقریباً کچھ دیے بغیر مانگتی چلی جاتی ہے۔

ڈیٹرائٹ کی عورت - 38 برس

ڈیٹرائٹ صنعتی زوال کی عالمی علامت ہے۔ خالى محلے، لاوارث گھر، کمزور خدمات، کم فنڈ والے اسکول، اور تاریخی غربت۔

یہاں عورتیں جیتی ہیں: - غیر یقینی نوکریوں کے ساتھ - ناقابل اعتماد ٹرانسپورٹ کے ساتھ - پھیلے ہوئے تشدد کے ساتھ - ناقابل برداشت اخراجات کے ساتھ - مضبوط سماجی رشتوں کی کمی کے ساتھ - خاندان کی پوری ذمہ داری کے ساتھ۔

وہ جہاں کام ملے وہاں کام کرتی ہے: سپر مارکیٹیں، کلینک، کال سینٹر، ریستوران، مقامی کوآپریٹو۔

اُس کی غیر موجودگی شہری ہے: ایک شہر جو دنیا بھر میں مشہور ہے، مگر اُن کی طرف نہیں دیکھتا جو اُسے کھڑا رکھتی ہیں۔

ڈیٹرائٹ اپنی صنعتی تاریخ کا جشن مناتا ہے۔ اُن عورتوں کا جشن نہیں مناتا جو اُس کی ناکامی سے بچ نکلیں۔

فلنٹ کی عورت - 34 برس

فلنٹ ایک قومی زخم ہے۔ برسوں تک زہریلا پانی، زہر سے متاثر بچے، ریاست کے ہاتھوں دھوکا کھائے خاندان۔

یہاں عورت نے اس اسکیڈل کو خود بھگتا: - اُس نے زہریلے پانی سے کھانا پکایا - اُس نے خطرناک پانی سے اپنے بچوں کو نہلایا - وہ اُن اداروں سے لڑی جو ثبوت سے انکار کرتے رہے - اُس نے صفائی کے بے پناہ مسائل والے گھر چلائے - اُسے بل ادا کرنے اور بوتل کا پانی خریدنے میں سے ایک کو چننا پڑا۔ اُس کی غیر موجودگی ماحولیاتی ہے: ریاست ناکام ہوئی، اور قیمت اُس نے چکائی۔

فلنٹ صرف ایک سانحہ نہیں۔ یہ اس بات کی مثال ہے کہ امریکہ میں ایک غریب عورت کی زندگی کی کتنی کم اہمیت ہے۔

سابق کارخانوں کی عورت - 46 برس

کسی زمانے میں مشی گن کے کارخانے استحکام دیتے تھے: مناسب اجرت، ایک گھر، ایک خاندان، ایک مستقبل۔

پھر سب کچھ ڈھے گیا: کام کا بیرون ملک منتقل ہونا، روبوٹ، بندشیں، بڑے پیمانے پر برطرفیاں۔

یہاں عورتوں کو جلدی جلدی خود کو نئے سرے سے ڈھالنا پڑا: - سپر مارکیٹیں - دیکھ بھال - صفائی - چھوٹی موٹی خدمات - جز وقتی نوکریاں - ٹکڑوں میں بٹی شفٹیں۔

بھاری صنعت سے روزمرہ کی بے یقینی تک۔

اُس کی غیر موجودگی معاشی ہے: اُس نے تحفظ کھو دیا، امکانات کھو دیے، وہ سہارا کھو دیا جو اُسے اُس وقت حاصل تھا جب گاڑی دنیا پر راج کرتی تھی۔

دیہی عورت - 50 برس

دیہی مشی گن وسیع ہے: جھیلوں کے علاقے، جنگل، الگ تھلگ برادریاں، چھوٹے، سست رو قصبے۔

یہاں عورت کا سامنا ہے: - سخت سردیوں سے - نشے کی لت سے جو شوہروں اور بچوں کو لپیٹ میں لیتی ہے - دور دراز طبی سہولتوں سے - موسمی نوکریوں سے - تنہائی سے - تقریباً نہ ہونے کے برابر ٹرانسپورٹ سے۔

یہ مسلسل سمجھوتوں کی زندگی ہے۔ نہ سہارا، نہ ترقی، نہ مضبوط رشتے۔ اُس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے: وہ کلومیٹروں میں، خاموشی میں، بقا کے معمول میں غائب ہو جاتی ہے۔

اختتامیہ - مشی گن

مشی گن ایک ایسی ریاست ہے جو ماضی کے زخم اور حال کے نتائج اٹھائے ہوئے ہے۔

عورتیں ڈٹی رہتی ہیں: ڈیٹرائٹ، فلنٹ، دیہی علاقے، سابق کارخانے، سخت محلے، سخت جان خاندان۔

مگر جب وہ سب کچھ تھامے رہتی ہیں، وہ غائب ہو جاتی ہیں: - ڈھتے ہوئے بنیادی ڈھانچوں کے بیچ - آلودہ پانیوں کے بیچ - غیر یقینی نوکریوں کے بیچ - آدھے خالی شہروں کے بیچ - ناکام معیشتوں کے بیچ۔

مشی گن اپنے شاندار ماضی کا جشن مناتی ہے۔ حال کی قیمت عورتیں چکاتی ہیں۔

غور و فکر - مشی گن

ہر ریاست غیر موجودگی کی ایک مختلف شکل دکھاتی ہے۔ مشی گن وہ شکل دکھاتی ہے جو ڈھانچوں کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے: جب کارخانہ گرتا ہے، برادری گرتی ہے۔ اور جب برادری گرتی ہے، تو کھڑی رہ جانے والی عورت ہوتی ہے — اکیلی۔

یہاں عورتوں کی غیر موجودگی ایک پوری زندگی کا نتیجہ ہے جو کام، بچوں، رہائش، معاشی بحرانوں، ماحولیاتی آفات، خدمات میں کٹوتیوں اور شہری تشدد کے شگاف بھرتے گزری۔

یہ وہ امریکہ ہے جو اب کام نہیں کرتا اور پھر بھی عورتوں سے توقع رکھتا ہے کہ وہ کام کرتی رہیں۔ اور اسی لیے یہ باب نہایت اہم ہے۔

مینیسوٹا

مینیسوٹا ایک ایسی ریاست ہے جو سب کو پسند ہے: جھیلیں، فطرت، نظم، تعلیم، تہذیب، لمبی سردیاں، اور ایک ”پُرسکون“ زندگی۔ باہر سے یہی دکھائی دیتا ہے۔

اندر سے بات مختلف ہے۔ یہ ایک ایسی ریاست ہے جو آدھا سال جما دینے والی سردی میں گزارتی ہے، ایسی برادریوں کے ساتھ جو کھلی لگتی ہیں مگر درحقیقت بہت بند ہیں، ایسے شہروں کے ساتھ جو خود کو ترقی پسند بنا کر پیش کرتے ہیں مگر گہرے نسلی تناؤ چھپاتے ہیں، ایک ایسے سماجی نظام کے ساتھ جو صرف تب تک کام کرتا ہے جب تک تم کام کرتے رہو — اور عورتیں ہمیشہ کام کرتی رہتی ہیں۔

یہاں عورت افراتفری میں غائب نہیں ہوتی۔ وہ ظاہری شائستگی میں غائب ہوتی ہے۔ خاموشی میں۔ سرد مہری میں۔ اُن ”ترم“ توقعات میں جو کھلے تشدد سے زیادہ اُسے کچلتی ہیں۔

مینیسوٹا حملہ نہیں کرتی۔ کھا جاتی ہے۔

نارکین وطن کے محلوں کی عورت - 32 برس

مینیسوٹا میں ریاست ہائے متحدہ کی سب سے بڑی اور سب سے نمایاں تارکین وطن برادریوں میں سے ایک ہے: صومالی، ہمونگ، ایتھوپائی اور لاطینی۔ اور عورتیں ان برادریوں کے دل میں ہیں۔

وہ دو دنیاؤں کے بیچ جیتی ہیں: - اپنی اصل ثقافت - سخت اور مہنگا امریکی نظام۔ وہ کام کرتی ہیں: - صحت کی معاون - صفائی کرنے والی - کھانا فراہم کرنے والی - بچوں کی دیکھ بھال کرنے والی - ڈرائیور - ثقافتی رابطہ کار۔

وہ دو زبانیں بولتی ہیں، بچے پالتی ہیں، اور بڑے خاندانوں کو سہارا دیتی ہیں۔ بنا رُکے۔

اُن کی غیر موجودگی ثقافتی اور معاشی ہے: وہ برادریوں کی محرک قوت ہیں، مگر معاشرہ اُنہیں ایک خدمت گار موجودگی سمجھتا ہے۔

اعداد کے طور پر دکھائی دیتی ہیں، انسانوں کے طور پر نظر نہیں آتیں۔

سماجی کام کرنے والی عورت - 38 برس

مینیسوٹا سماجی خدمات پر بہت سرمایہ لگاتی ہے۔ مگر اصل کام کرنے والی ہمیشہ عورتیں ہوتی ہیں: خاندانی مراکز میں، تعلیمی منصوبوں میں، پناہ گاہوں میں، اور سرکاری اداروں میں۔

انہیں "سماجی فرشتے" کہا جاتا ہے۔ وہ کم تنخواہ اور زیادہ بوجھ والی کارکن ہیں۔

سہنے میں کٹھن کہانیاں، مسلسل ہنگامی صورتیں، مناسب وسائل کے بغیر لوگوں کی مدد، مسلسل جذباتی سنبھال۔

اُن کی غیر موجودگی پیشہ ورانہ ہے: وہ معاشرے کے سب سے نازک حصے کو سہارا دیتی ہیں، مگر نظام انہیں سہارا نہیں دے پاتا۔

لمبی سردیوں کی عورت - 50 برس

سردیوں میں مینیسوٹا کسی اور سیارے جیسی ہوتی ہے: مہینوں کی برف، برفیلی سڑکیں، مجبوری کی تنہائی۔ اندرونی علاقوں اور چھوٹے قصبوں میں عورتیں جیتی ہیں: - ہر چیز سے کلومیٹروں دور - طبی سہولت نہ ہونے کے برابر - یکسانیت بھرا معمول - سہارے کے رشتوں کے بغیر گھریلو مسائل - سردی جو سر کے اندر تک اتر جاتی ہے۔

جب تم دور ہو، تم اکیلی ہو۔ اور جب تم مینیسوٹا میں اکیلی ہو، تو کوئی نہیں دیکھتا۔

اُس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے: وہ برف میں، فاصلے میں، خاموشی میں غائب ہو جاتی ہے۔

ضروری شعبے - 40 برس

مینیسوٹا ایک ایسی ریاست ہے جو تین ستونوں پر کھڑی ہے: - صحت - تعلیم - خوراک کی تقسیم۔

تین شعبے جن پر عورتوں کا غلبہ ہے۔ لمبی شفٹیں، بھاری ذمہ داریاں، عملے کی کمی اور مسلسل ذہنی دباؤ۔

یہی ہیں جو ریاست کو چلائے رکھتی ہیں جب درجہ حرارت -25 تک گر جاتا ہے۔ یہی ہیں جو غیر حاضر نہیں ہو سکتیں، بیمار ہوں تب بھی۔

اُن کی غیر موجودگی عملی ہے: وہ رُک نہیں سکتیں، مگر کوئی اُن کی حفاظت کے لیے نظام نہیں بناتا۔

اختتامیہ - مینیسوٹا

مینیسوٹا ایک ایسی ریاست ہے جو باہر سے سرد ہے اور باہر سے گرم۔ عورتیں سب کچھ توازن میں رکھتی ہیں: تارکین وطن کی برادریاں، سماجی خدمات، صحت، اسکول اور الگ تھلگ خاندان۔

اُن کی غیر موجودگی تین عناصر سے بنی ہے: - پالا - خاموشی - پہچان کے بغیر ذمہ داری۔ نہ افراتفری ہے، نہ شور، نہ تماشائی تشدد۔ بس ایک کھا جانے والا سکون ہے۔

غور و فکر - مینیسوٹا

ہر ریاست غیر موجودگی کی اپنی شکل دکھاتی ہے۔ مینیسوٹا سب سے "مہذب" شکل دکھاتی ہے: ظاہری مہربانی کے ذریعے مٹا دینا۔

یہاں تم پر چیختے نہیں۔ کھلے عام تمہارا راستہ نہیں روکتے۔ تم پر حملہ نہیں کرتے۔

بس تمہیں اکیلا کام کرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور تمہیں ہمیشہ کام کرنا ہوتا ہے۔

مینیسوٹا وہ ریاست ہے جہاں عورتیں اس لیے نظروں سے اوجھل نہیں ہوتیں کہ وہ کمزور ہیں، بلکہ اس لیے کہ وہ اتنی مضبوط ہیں کہ کوئی اُن کی مدد نہیں کرتا۔

اور اسی لیے یہ باب نہایت اہم ہے: یہ دکھانے کے لیے کہ "اچھی" ریاستوں میں بھی غیر موجودگیاں بڑی ہوتی ہیں۔

مسیسپی

مسیسپی گہرے جنوب کا دل ہے۔ یہ ایک ایسی ریاست ہے جو آج بھی اپنی تاریخ کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے: غلامی، جڑ پکڑ چکی غربت، نسلی علیحدگی، خدمات کی کمی، نہ ہونے کے برابر بنیادی ڈھانچہ، کم فنڈ والی تعلیم۔

یہ اُن جگہوں میں سے ہے جہاں عورت پیدا ہونے کا مطلب ہے تین رکاوٹوں کے ساتھ آغاز کرنا: - وراثت میں ملی غربت - سخت خاندانی کردار - ایک ریاست جو کچھ نہیں دیتی۔ یہاں عورتیں کسی ایک واقعے کی وجہ سے غائب نہیں ہوتیں۔ وہ اس لیے غائب ہوتی ہیں کہ وہ ایک ایسے معاشرے میں جیتی ہیں جو کبھی اُن کی حفاظت کے لیے بنایا ہی نہیں گیا۔

مسیسپی میں عورتوں کی غیر موجودگی مکمل ہے: معاشی، ثقافتی، طبی، سیاسی، نسلی۔

یہ وہ ریاست ہے جہاں عورتیں سب کچھ تھامتی ہیں اور بدلے میں کچھ نہیں پاتیں۔

ڈیلٹا کی افریقی امریکی عورت - 40 برس

مسیسپی ڈیلٹا ریاست ہائے متحدہ کی غریب ترین جگہوں میں سے ہے۔ ثقافت، موسیقی اور تاریخ میں غیر معمولی طور پر مالا مال، پھر بھی سیاسی بے اعتنائی، خدمات کی کمی اور بے پناہ عدم مساوات کی ماری ہوئی۔

یہاں افریقی امریکی عورت برادری کی دھڑی ہے: - وہ بچے اور پوتے پوتیاں پالتی ہے - وہ کمزور اسکولوں میں کام کرتی ہے - وہ خاندان کی دیکھ بھال کرتی ہے - وہ بڑھاپے کے گھروں میں شفٹیں کرتی ہے - وہ گھر اور عمارتیں صاف کرتی ہے - وہ پورے محلے کو سہارا دیتی ہے۔

اُس کے بغیر ڈیلٹا ایک دن میں ڈھے جائے۔

اُس کی غیر موجودگی تاریخی اور نسلی ہے: ریاست نے کبھی اُسے کسی چیز کے مرکز میں نہیں رکھا۔ وہ سب کچھ دیتی ہے، کچھ نہیں پاتی۔

دیہی علاقوں کی عورت، زیادہ غربت - 48 برس

دیہی مسیسیپی وسیع ہے۔ ننھے قصبے، دور دراز گھر، ہر طرف گرجا گھر، اور تقریباً نہ ہونے کے برابر اسپتال۔

عورت جیتی ہے: - ہر چیز سے میلوں دور - صحت کے دائمی مسائل جن کا علاج نہیں ہوتا - نہ ہونے کے برابر ٹرانسپورٹ - موسمی یا غیر یقینی نوکریاں - پرانے، مشکل سے سنبھلنے والے گھر - تنہائی کا ایک احساس جو جینے کا طریقہ بن جاتا ہے۔

اگر کوئی ہنگامی صورت پیش آئے تو کوئی وقت پر نہیں پہنچتا۔

اُس کی غیر موجودگی جغرافیائی ہے: وہ اتنی دور رہتی ہے کہ کوئی اُس تک نہیں پہنچتا اور اتنی غریب ہے کہ کوئی اُس کی نہیں سنتا۔

سب سے نچلی خدمات میں کام کرنے والی عورت - 33 برس

مسیسیپی ملک کی سب سے کم اجرت والی ریاستوں میں سے ہے۔ اور یہ نوکریاں، ہمیشہ کی طرح، عورتوں کے حصے میں آتی ہیں۔

یہاں عورت کام کرتی ہے: - سستی چینوں میں - سستی سپر مارکیٹوں میں - فاسٹ فوڈ ریسٹورانوں میں - صفائی میں - بیماروں اور بوڑھوں کی غیر رسمی دیکھ بھال میں - بغیر اندراج کے بچوں کی نگہداشت میں۔

سخت شفٹیں، نہ حقوق، نہ مقررہ اوقات۔ وہ سخت محنت کرتی ہے، کم کماتی ہے، اور زندہ رہتی ہے۔

اُس کی غیر موجودگی معاشی ہے: اُس کے کام کے بغیر مسیسیپی آہستہ آہستہ ڈک جائے، مگر ریاست اُس سے ایسا سلوک کرتی ہے جیسے کوئی بھی اُس کی جگہ لے سکتا ہو۔

مذہبی روایت میں قید عورت - 55 برس

مسیسیپی میں مذہب ایک عنصر نہیں۔ یہ ایک نظام ہے۔

یہاں عورت کو لازماً: - ماں ہونا ہے - عقیدت مند ہونا ہے - خاندان کا سہارا ہونا ہے - ایک اخلاقی شخصیت ہونا ہے - "مضبوط" ہونا ہے، تب بھی جب وہ نہیں ہے۔

وہ داغ لگے بغیر الگ نہیں ہو سکتی۔ وہ فیصلے بھڑکائے بغیر اپنی زندگی نہیں بدل سکتی۔ وہ خود کو اپنے خاندان سے پہلے نہیں رکھ سکتی۔ اُس کی غیر موجودگی ثقافتی اور جذباتی ہے: اُسے سب کو سہارا دینے کے لیے پالا گیا، مگر اُسے کوئی سہارا نہیں دیتا۔

اختتامیہ - مسیسیپی

مسیسیپی بدلنے میں سب سے سست ریاست ہے۔ اور اس سستی میں عورتیں کھو جاتی ہیں۔

یہی ہیں جو اسکول، دکانیں، گرجا گھر، خاندان اور برادریاں چلائے رکھتی ہیں۔ یہی ہیں جو وہ سب جوڑے رکھتی ہیں جو حکومت نہیں جوڑ سکتی۔

پھر بھی وہ ایک ایسے ڈھانچے میں غائب ہو جاتی ہیں جو کبھی اُنہیں مرکزی نہیں سمجھتا۔

یہاں غیر موجودگی کوئی حادثہ نہیں۔ یہ ایک روایت ہے۔

غور و فکر - مسیسیپی

ہر ریاست غیر موجودگی کی ایک شکل دکھاتی ہے۔ مسیسیپی سب سے پرانی اور سب سے بے رحم شکل دکھاتی ہے۔

یہاں عورتیں صرف نظروں سے اوجھل نہیں۔ اُنہیں طے شدہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ اُنہیں ایک قدرتی وسیلہ سمجھا جاتا ہے: ہمیشہ دستیاب، کبھی محفوظ نہیں۔

مسیسیپی ایک کڑوا سچ دکھاتی ہے: جب تاریخ نہیں بدلتی، تو سب سے بھاری قیمت عورتیں چکاتی ہیں۔

اسی لیے یہ باب اس جلد کے سب سے اہم ابواب میں سے ہے: کیونکہ یہ دکھاتا ہے کہ جب ریاست پوری پوری نسلوں کو چھوڑ دیتی ہے اور عورتوں سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اُنہیں بچائیں، تو کیا باقی رہ جاتا ہے۔

Ferdinando Frega